الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

بحمد و فضل رحمانی این نسخۂ لاثانی مناقب طیبۂ جناب قطب الاقطاب غوث الثقلین
سید الافراد سلطان الاولیا غوث صمدانی قطب ربانی رضی اللہ عنہ

مسمّی باسم تاریخی

دیوان ثانی در مدح اکمل الاولیا جناب محبوب سبحانی

۱۳۱۳

از تالیفات لطیفہ

جناب مستطاب واقف اسرار عرفانی حاجی حرمین شریفین و زائر روضۂ حضور
شاہ جیلانی مولانا عبد القادر صاحب قادری مجیدی حنفی عثمانی مدظلہ العالی

در مطبع مسیحی واقع بدایون مطبوع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نعت سے اوس شاہ کی عاجز مری تقریر ہے
جا بجا جسکی صفت قران مین خود تحریر ہے

ہر نبی کا حکم اونکی قوم پر مخصوص تہا
رحمت عالم کا حکم عام عالمگیر ہے

ہر کتاب آسمانی سے ہے مبشر آپکی
ہر نبی سے حین تقدم کی ہوئی تبشیر ہے

صاحب قوسین ہین اور تاجدار زینت
اونکی مشت خاک سے شرمندہ تیغ و تیر ہے

ہی نبوت آپکی سب انبیا سے پیشتر
حکمت حق سے ہوئی اظہار مین تاخیر ہے

آپکے سوء ادب سے سب عمل ہوتے ہین حبط
آیت لا تجہروا مین حق کی تحذیر ہے

نعت شاہ دین مین آنا مدح اہل بیت کا
اہل حق کی حق مین لذت بخش تند دہیر ہے

کیا لکہے توصیف اہل بیت پاک کی
شان مین جنکی کہ نازل آیت تطہیر ہے

ہوگی جب جنت کو جائینگی جناب سیدہ
بند چشم اہل محشر واہ کیا توقیر ہے

بضعۃ منی ہے فرمایا رسول اللہ نے
جز کو غیر کل سمجہنا وہم کی تزویر ہے

لا فتی الا علی لا سیف الا ذو الفقار
وہ خدا کا شیر و شاہ دین کی شمشیر ہے

شہرِ علم دین نبی ہین باب ہین مولیٰ علی — مصحفِ ناطق ہین ہر ہر بات مین تاثیر ہے

ہی کمالِ ظاہر ایمان کا انگلون سے ظہور — ملکِ باطن پر علی کا قبضۂ تسخیر ہے

کحلِ چشم اولیا ہے خاک پائے بوتراب — آستان کا اونکی ہر ذرہ بہ اکسیر ہے

سیرتِ سبطین ہے سیرت رسول اللہ کی — اونکی صورت ہی رسول اللہ کی تصویر ہے

دونون سلطانِ جہان انانِ جنان ہین بیگمان — اونکا عاشق جان و دل سے ہر جوان و پیر ہے

ہی خطا خوشبو کو اونکی گر لکھون مشکِ ختن — آہ مین ریحانِ نبی کی سب پر تحقیر ہے

دوشِ احسن پر رسول اللہ کے حسن حسین — جلوۂ نورِ علی نور کی اک تنویر ہے

راکبِ دوشِ نبی کا آہ سر نیزہ پہ ہے — واہ واہ سرداریِ جنت کی کیا تدبیر ہے

دیکھو شانِ کبریا تیر اونکا باران اودھر — اور ادھر اللہ اکبر نعرۂ تکبیر ہے

راہِ حق مین کر دیا سجدے مین قربان اپنا سر — ایسی فاسجد واقترب کی کسنے کی تفسیر ہے

سبطِ سبطین نبی ہی غوثِ اعظم بالیقین — جا بجا پیرانِ سلاسل کا وہ بیشک پیر ہے

ہی فدائے اہلِ بیت و مخلص اصحابِ پاک — کیا فقیر قادری بھی واہ خوش تقدیر ہے

تاثیر کا یہ مخمسات مخمس کی حال ہے — نسلِ علی مین حصر محمد کی آل ہے

دم مسیح کے دم ہی علی کا جو متحد — کیا اونمین اتحاد ہے کیا اتصال ہے

موجود ہین علی مین محمد کی سب صفات — ہان اک نبوت اونمین نہین جو محال ہے

نسبت علی کی ایسی محمد سے ہی کہ ربط — ہارون کا کلیم سے جسکی مثال ہے

دیدار اونکا عین عبادت خدا کی ہے — کیا حبذا علی ولی کا جمال ہے

خیبر کی فتح ارض پہ اور ہے آسمان پر — ہو رد شمس اونکے لیے کیا جلال ہے

ایمان کا کمال محبت علیؑ کی ہے — بغض اونکا کیا ہی عین نفاق و ضلال ہے

یاد علیؑ سے راحت جان جہانیان — نام اونکا کیا ہے دافع رنج و ملال ہے

ہین غوث پاک نائب شیر خدا عیان — جنکے کہ دم قدم سے علیؑ کا کمال ہے

روح حسینؑ راحت جان حسنؑ ہین یہ — وصل اونکا بس نبیؐ و علیؑ کا وصال ہے

مانگے نہ کیون فقیر جناب امیرؑ سے — محتاج ہے وہ صاحب جود و جمال ہے

ممدوح اپنا وہ شہ عالی مقام ہے — شیر خدا علیؑ ولی جسکا نام ہے

ہی جان پاک صاحب لولاک وہ جناب — دیکھو گواہ اسکا خدا کا کلام ہے

فرزند مصطفیٰ کے ہین فرزند مرتضیٰ — نسل نبی کا نسل علیؑ سے قیام ہے

داخل ہے چار یار مین وہ شاہ نامدار — شامل ہے پنجتن مین عجب احترام ہے

وہ مرتبہ کہان کہ علیؑ کے غلام ہون — بندی ہم اسکے ہین جو علیؑ کا غلام ہے

ہو کیون نہ فنا کیا ہی علی کا کھیا فیض — وہ شہ نبی ہے پاتی علیؑ کا مقام ہے

ہی اُنسے باب فیض ولایت کا افتتاح — فیض نبوت انپہ ہوا اختتام ہے

باطن کے جو امام ہین قبل انکی یا کہ بعد — سب اُسکے مقتدی ہین وہ سبکا امام ہے

پیران پیر دل ہین جناب امیرؑ کے — سب سلسلوں مین جنکا عیان فیض عام ہے

مست شراب عشق نبیؐ ہی وہی پیا — بخشے ولای ساقی کوثرؑ کا جام ہے

ممکن نہین کہ حل نہو مشکل فقیر کی — مشکل کشا امیر علیہ السلام ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الالف

ادا حضور کی ہو مجھ سے کیا ثنا یا غوث — کہ تم ہو عاشق و معشوق کبریا یا غوث

اطاعت نبوی آپکی اطاعت ہے — رضا ہے آپکی اللہ کی رضا یا غوث

ادب حضور کا سب اولیا پہ واجب ہے — ہین آپ نایب سرور اولیا یا غوث

امام ظاہر و باطن ہو تو بعین علی — ہے تم سے دیدۂ سبطین کو ضیا یا غوث

امید شام و سحر رکھتے ہین یہی قدسی — کہ آستان پہ رہین تیرے جبہہ سا یا غوث

اثر سے تیری توجہ کی بو المظفر کو — ملی سفر مین ظفر [illegible] یا غوث

اسیر ہوئے جو تیرے غضب کے زندان مین — سوا تیرے وہ کسی سے نہ ہو رہا یا غوث

اجابت آپکی سنت دعا پہ عاشق ہے — عطا ہے حق کی تیری حسب مدعا یا غوث

اگر نگاہ کرم تیری اوس پہ پڑ جائے — تو خاک سیم ہو ہو جائے مس طلا یا غوث

اوٹھاؤن فرقت بغداد کا الم کب تک — خدا کیواسطے پھر سے لیجئے بلا یا غوث

لب ذلیل ساحت مین آپکی ہے فقیر — عدو کو خوف بلا کا خطر ہو کیا یا غوث

ب — بیان ہو آپکا کیا عز و اعتلا یا غوث ۔۔ ازل سے آپ ہین سلطانِ اولیا یا غوث
بلند سب سے کیا حق نے آپکا رتبہ ۔۔ سب اولیا کا تیرے در پہ سر جھکا یا غوث
بلا ند آئے کبھی لطف سے ترے ہر دم ۔۔ عدو پہ میری رہین شاہِ کربلا یا غوث
بن آ وہ دم مین اہی بات میری بگڑی ہوئی ۔۔ جو تیرا لطف و کرم مجھپہ ہو ذرا یا غوث
بھڑک رہی ہے مرے دلمین آتشِ ہجران ۔۔ تو اپنے شربتِ دیدار سے بجھا یا غوث
بدی کو حسنِ عمل سے مرے کرو مقلوب ۔۔ مٹا و ذلتِ عقبیٰ کا و غدغا یا غوث
برا ہون یا ہون بھلا ہون تو آپکا ہی فقیر عفی ۔۔ ہے اپنے بندہ کو اب ربد پہ پھرا یا غوث
پ — پیا نہ پانی نہ کہا یا طعام تمنے کبھی ۔۔ خدا کا حکم نہ جبتک تمہین ہوا یا غوث
پکار اجب تمہین دریا مین ستغیثون نے ۔۔ جہاز آفتِ طوفان سے بچ گیا یا غوث
پڑی تھی جسپہ ذرا گرد تیرے کوچہ کی ۔۔ عذابِ قبر سے وہ شخص بچ رہا یا غوث
ت — تجلیات کا تھا تجھپہ ابتدا سے ظہور ۔۔ کنارِ دایہ سے طفلی مین تو اڑا یا غوث
تصرف آپکا عالم کو عام و شامل ہے ۔۔ مسخر عرش ہے مخلوم ہے سما یا غوث
تمہارے خوانِ کرامت سے سب ہین لیا ربا ۔۔ کہ آپ شاہ ہین سب اولیا گدا یا غوث
ٹ — ٹھگون کے ظلم سے جب قافلہ نے کی فریاد ۔۔ ملی وہین تیری نعلین سے سزا یا غوث
ٹھکانا نارِ سقر مین ہی تیرے منکر کا ۔۔ وہ جنتی ہے جسے ہے تری ولا یا غوث
ٹلیگا در سے ترے لئے نہ تیرا فقیر عفی ۔۔ وہ آستان پہ تری اب تو آگیا یا غوث
ث — ثمر سے جسکے سلاطین وقت عاجز تھے ۔۔ گران بہا تھی تری بر مین وہ قبا یا غوث

ث	ثبات ہو رہِ ایمان پہ مجھکو مرتے دم	خطر ہے زلّتِ اقدام کا بڑا یا غوث
	ثمر عطا ہو مرے نخلۂ مراد کو بھی	ہے کُن فکان کا تمہین مرتبہ ملا یا غوث
ج	جہان کی اہلِ ولایت سے آپ اکمل ہین	یہ اتفاق ہے اہلِ کمال کا یا غوث
	جلال سے ترے گر گر زمین پہ چیل	ادب سے تھا جو تری بزم کا کیا یا غوث
	جمال سے ترے دم بھر مین ہو گئی زندہ	وہ حق سے نے منصبِ قدرت تجھے دیا یا غوث
چ	چمکتا اوجِ علا پر ہے آفتاب ترا	سب اولیا ہین ترے رو برو سُہا یا غوث
	چمن مین مست ہے گُل چہچہا رہی بلبل کو	چلی وہ گلشنِ بغداد کی صبا یا غوث
	چھُٹے وہ دامِ الم بندِ غم سے اکدم مین	جو صدقِ دل سے کرے تجھسے التجا یا غوث
ح	حلاوتین ایسی ہے کچھ بات بات مین تیری	نبات و قند مین ہے وہ کہان مزا یا غوث
	حسد عبث ہے عداوت عدو کو ہے بیکار	خبر نہین ہے کہ آقا ہے تو مرا یا غوث
	حقیر سمجھے نہ کیون جامِ جم کو تیرا فقیر	کہ تیرا جام ہے جامِ خدا نما یا غوث
خ	خدا سے پایا وہ رتبہ کہ بارہا تمنے	قضا کا خواب سے بدلا ہے ماجرا یا غوث
	خلف کو فخر سلف کو شرف بفضلِ خدا	تمہاری ذاتِ مقدس سے ہو گیا یا غوث
	خزان کا غم ہے نہ کھٹکا ہے بادِ صرصر کا	سدا بہار ہے وہ گلشنِ ہما یا غوث
د	دیا ہر ایک کو جو چاہا جسگھڑی تمنے	ہے بیحساب ترا دفترِ سخا یا غوث
	دو عالم آپکا تابع ہے کسکو طاقت ہے	کرے جو آپکے فرمان سے ابا یا غوث
	درِ حضور ہے حاجت روای اہلِ غرض	مجھے بھی خوانِ کرم سے ہو کچھ عطا یا غوث

درو نہین مگر سے حسّاد بد نہاد کیون — کہ لاتخف ترا ارشاد ہی سُنا یا غوث

دکھے ہین عیب مرے ہر دمین کرم سے ترے — کہا حضور نے ہی خود سترِ تمہا یا غوث

دکھا آگ جہنم کے اوس سیہ کو — ہو جو تیری عداوت مین مبتلا یا غوث

ذلیل کس طرح کر سکتے ہین مجھے عدا — کہ میرے سر پہ ہی دستِ کرم ترا یا غوث

ذنوب کثیر ہین حسنِ عمل سے گرچہ فزون — جو تم کفیل ہو پہر خوف کیا رہا یا غوث

ذرا ادہر بھی خدا را اک نظر کیجے — مین کب سے منتظرِ اللہ ہون کہڑا یا غوث

رخِ نبی کی تجلی ہے تیرے رخ سے عیان — جبین پہ نورِ خدا کا ہی پرتوا یا غوث

رسولِ حق نے تمہین اولیا کے مجمع مین — پنہایا خلعتِ تخصیص بر ملا یا غوث

ریاضِ خلد ہے بغداد کی فضا سے خجل — تمہارے کوچہ کی دلکش ہے کیا ہوا یا غوث

زمانہ مین نہ ترا مثل ہے نہو نہ ہوا — یہ کس ولی کا ہے رتبہ ترے سوا یا غوث

زمین مین خلد مین جن و ملک مین انسان مین — تمہارے فضل کا شہرہ ہے جابجا یا غوث

زبان پہ نام ہے دلمین تصورِ رخ ہے — خیال آپکا آنکھونمین ہے بسا یا غوث

سعادت اور شقاوت ہے تیرے قبضہ مین — کہ تو نے چور کو ابدال کر دیا یا غوث

سیادتِ عرفا مطلقاً تمہین کو ملی — تمہین ہو قافلہ سالارِ اصفیا یا غوث

سنایا آپکو کرتے تھے ماہ و سال آکر — سب اپنا حال برا ہوتا یا بھلا یا غوث

شمائل آپکے ہین سب شمائلِ حسنین — وہی ہے جلوہ وہی ہے تری ادا یا غوث

شمار تیری کرامات کا نہین ممکن — کہ شہر کی خاک بھی مرکی تری دوا یا غوث

	شفا ہو دفع و قبولی آپ کا تصور ہے	ہے نام پاک ترا دافع بلا یا غوث
ص	صباح و شام جو مدح و ورد ہے میرا	یہی وظیفہ یہی شغل ہے سدا یا غوث
	صلاۃ و صوم ہے بیکار انہیں مجھے صلا	تمہارے لطف و کرم کا ہے آسرا یا غوث
	صدا ہے شام و سحر یہ ترے فقیروں کی	مرید و صلک للہ علینا یا غوث
ض	ضمیر پاک ہے انوارِ حق کا آئینہ	عیاں ہیں آپ پہ اسرارِ [illegible] یا غوث
	ضیائے شمس و قمر عکسِ روئے تاباں ہے	فروغ آئینہ دندان کی ہے صفا یا غوث
	ضریر آپ نے بینا کئے اشارہ سے	نظر سے آپ نے فالج کو کھو دیا یا غوث
ط	طبیب ہوتے تھے حیران کراماتوں سے تری	ترے ارادہ کی محکوم تھی شفا یا غوث
	طریقِ معرفتِ حق میں تم کو حق نے کیا	تمام اہلِ تصوف کا رہنما یا غوث
	طفیل جذبۂ مستانِ عشقِ مصطفوی	مے وصال کا ساغر مجھے پلا یا غوث
ظ	ظہور سے ترے دین ہی ہوا زندہ	لقب خدا نے ترا محی دین کہا یا غوث
	ظہیر وقتِ مصیبت ہیں ہر مرید کے آپ	خلوصِ قلب سے جس دم کرے ندا یا غوث
	ظفر [illegible] پاوے نہ شکست کبھی	مدد جو آپ سے چاہے دمِ وغا یا غوث
ع	عیاں ہے آپ کے [illegible] شانِ مرتضوی	وہی جلال وہی رعب دبدبہ یا غوث
	عراق ہی میں [illegible] گلشنِ جنان ہے ترا	زبانِ بلبل و گل پر ہے تذکرہ یا غوث
	عقیل و ماجد و حماد و نجیب و شہاب	ہمیشہ آپ کی تھی منقبت سرا یا غوث
غ	غریب و خوار و ذلیل و گدا ہوں اور تم ہو	غنی و قادر و فیاض و ذو العطا یا غوث

غضب تمہارا نمونہ خدا کے قہر کا ہے
کرم حضور کا ہے رحمتِ خدا یا غوث

غرور جس نے کیا آپ سے وہ خوار ہوا
گدا ہوا یا ہوا شہِ لشکر و بوا یا غوث

ف

فراق آپکا دوزخ وصال جنت ہے
دکھا دو جلوہ کہ دل ہجر میں جلا یا غوث

فنا کے لطف بقا کے مزے اُسی کو ملے
ہوا جو عشق و ولا میں ترے فنا یا غوث

فقیر میں ہون ترا تو ہے میرا شاہنشاہ
ہر اوٹھتے بیٹھتے ہر دم مری صدا یا غوث

ق

قضا ہے تیری مسخر قدر موافق ہے
کیا خدا نے وہی تم نے جو کہا یا غوث

قدم سے ہے ترے سرسبز گلشنِ بغداد
بہارِ خلد ہے جنت کی ہے فضا یا غوث

قصور سب مرے تو بخشوا کے روزِ جزا
قصورِ خلد خدا سے مجھے دلا یا غوث

ک

کرامتیں ہیں تری معجزاتِ شاہِ رسل
ہے دم سے تیرے عیان شانِ مصطفا یا غوث

کبھی تو خواب میں دکھلا دے رخِ انور
کہ مدتون سے ہوں میں طالبِ لقا یا غوث

گ

کرم حضور کا ہے ہر جگہ مری ہمراہ
یہی ہے زاد یہی میرا راحلہ یا غوث

گیاہ کا بھی ترے مدرسہ کی ہے یہ اثر
کہ جسکے پینے سے ٹل جاتی ہے بلا یا غوث

گدا کو تیرے نہیں سلطنت کی کچھ خواہش
وہ جسکو چاہے ابھی کر دے پادشا یا غوث

گہر نثار ترے ذرہ ہاے رہ پر ہیں
ہے سنگِ در پہ فدا لعلِ بے بہا یا غوث

ل

لعاب پیکے نبی و علی کا ٹھہرے تم
طریقِ وعظ و ہدایت کے پیشوا یا غوث

لقب ہے آپکا عالم میں سید الافراد
تم اولیاے جہان کے ہو مقتدا یا غوث

لبِ حضورِ علی ہیں عینِ آبِ حیات
سُنا کے بات دلِ مردہ کو جلا یا غوث

ملا اسکو ولایت مین منصب عالی — کہ جسنے آنکہہ سے تیرا قدم ملا یا غوث

معین و قطب و فرید و نظام عرفان مین — کرم سے تیرے ہین کالشمس فی الضحیٰ یا غوث

مقام خاص ہی خلوت کا آپکے مخدوم — سب اولیا سے تری شان ہے جدا یا غوث

نظر سے سیکڑون فساق کردیے ہین ولی — یہ تہا نگاہ مین تیری حبذا یا غوث

نکالی ڈوبی ہوئی مدتونکی تمنے برات — کہ بر و بحر مین تہا شور مرحبا یا غوث

نثار ہین ترے مرقد پہ سبعہ سیارے — ہین آستان پہ ترے ہفت آسمان فدا یا غوث

ولی ہین جتنے جہانمین ہر ایک کی گردن — خدا کے حکم سے ہی تیرے زیر پا یا غوث

وصال آپکا موصل ہے وصل مولا کا — پہرا جو آپسے وہ حق سے بھی پہرا یا غوث

وسیلہ جسکو ملے دامن کرم کا ترے — زہے نصیب ہی طالع رسا یا غوث

ہی والدین سے تو اپنے وارث حسنین — ملا ہی تجہکو عجب حسن دلربا یا غوث

ہمیشہ آپکا خورشید فیض تابان ہے — اگرچہ خورد گر قطاب کا چہپا یا غوث

ہزارون بہیلیان آپنے مین بہرایا جو سی — نماز تمنے جو دریا مین کی ادا یا غوث

ید حضور مین ہے قدرت ید اللہی — زبان سے بحر فیوض خدا بہا یا غوث

یہ آرزو ہی رہو نگا مین ترے حضور مین — یہی قصیدہ کا مجہکو ملے صلا یا غوث

یقین ہی تیرے کرم سے فقیر عاصی کو — کہ بخشوائیگا تو اوسکی ہر خطا یا غوث

قصیدہ دیگر در صنعت طالب و مطلوب

ا	ادب سے کرتا ہوں نہیں تمسے التجا یا غوث	میں آپکا ہوں برا ہوں و یا بھلا یا غوث	ب
ب	بجا ہے سر پہ جو ہے ہر ولی کے تیرا قدم	شبیہ رسل کا اثر ہے و ش پہ پیدا یا غوث	پ
پ	پیالہ پی کے ترا ہی ہوئے ہیں مست قطب	بھرا ہے فیض سے کیا میکدہ ترا یا غوث	ت
ت	تجھے ملا ہے وہ منصب و مرتبہ وہ شرف	کہ ہے عدد سے فزوں تیری ثنا یا غوث	ث
ث	ثری سے تا بہ ثریا ہیں تیرے سب تابع	جہاں نہیں آپکا شہرہ ہے جا بجا یا غوث	ج
ج	جلائے دل مردہ مرا پھر از سر نو	شراب وصل کا اپنی مزا چکھا یا غوث	چ
چ	چمن میں حضرت بغداد کی بلا کے مجھے	دکھائے مجھے پھر نزہت ہما یا غوث	ح
ح	حیا سے حال دل زار کہہ نہیں سکتا	کرم سے ہے مری خبر لو رہ خدا یا غوث	خ
خ	خراب و خستہ ہوں پر آپکا بھروسہ ہے	دعا ہے تیری مرے درد کی دوا یا غوث	د
د	دیا خدا نے وہ رتبہ تمھیں کہ عاجز ہے	بیان سے عقل کے سب دست و ذکا یا غوث	ذ
ذ	ذلیل و خوار ہوں محتاج و بینوا ہوں میں	کر اپنے لطف سے حاجت مری روا یا غوث	ر
ر	رقم ہو نام ترا میرے صفحۂ دل پر	زبان پہ تیری ثنا کا ہو زمزمہ یا غوث	ز
ز	زمین پہ جن و بشر ہی نہ تیرے ہیں مشتاق	ہے تیری یاد میں ہر ساکن سما یا غوث	س
س	سوا ترے ہے مرے درد دل کا کون طبیب	اشارہ میں ترے بس مری شفا یا غوث	ش
ش	شراب عشق و محبت سے اپنی ذات کی دے	خیال غیر سے دلکو مری صفا یا غوث	ص
ص	صلا دے اپنی ثنا کا مجھے ز راہ کرم	دکھا دے اپنے رخ پاک کی ضیا یا غوث	ض
ض	ضعیف و زار ہوں قلب ہے میرا تیرہ و تار	نظر سے میرے مس دل کو کر طلا یا غوث	ط

ط	طرب سے شوق سے باطن میں پاس کہہ اپنے	ہوا ہوں گرچہ یقیں مہجور ظاہر ا یا غوث	ظ
ظ	ظہور ہے ترا عین ظہور شان علی	عیاں ہے سب یہ تیری عز و علا یا غوث	ع
ع	عذاب ہجر سے اللہ دے اماں مجھکو	کہلا دے قرب کی اپنے مجھے غذا یا غوث	غ
غ	غشاوہ بشری دور کر کے سے مرے	دکھا وہ جلوہ کہ ہوں تجھ میں میں فنا یا غوث	ف
ف	فدا ہوں کیوں نہ ترے قد پہ سرو و طوبی سب	شہ رسل نے تجھے اپنی دی قبا یا غوث	ق
ق	قدم کی تیرے وہ تاثیر ہے کہ جسکی	تراب سے خجل اکسیر و کیمیا یا غوث	ک
ک	کرم سے اپنے مری جلد دستگیری کر	وگرنہ مکر سے حاسد کے میں گرا یا غوث	گ
گ	گناہگار ہوں میں گرچہ اپنی شامت سے	مگر وسیلہ ترا میں نے ہے لیا یا غوث	ل
ل	لبوں پہ جان ہے مری بس ہے یہی وقت مدد	سوا ترے نہ مددگار ہے مرا یا غوث	م
م	مجھے بھی جام کرامت سے اپنے کر مست	کہ تیرے عشق کا ہر دم رہے نشا یا غوث	ن
ن	نبی کے حکم سے مشکل کشا کے نائب ہو	مری بھی عقدۂ مشکل کو کر دو وا یا غوث	و
و	وضو جو تو نے کیا نخل خشک کے نیچے	وہ تیرے فیض سے فوراً ہوا ہرا یا غوث	ہ
ہ	ہزار جان سے تمنا یہی فقیر کی ہے	ہمیشہ ورد مرا یہی ہو یا یا غوث	

ی	یہ آرزو ہے کہ جبتک ہیں طالب و مطلوب فقیر تیری طلب سے ہو آشنا یا غوث	ا

البام

بیان ہو آپکی مدح و ستایش مجھ سے کب یا غوث	تمامی اولیا ہیں آپکا کرتے ادب یا غوث

شہِ افراد و غوثِ اعظم و قطبِ دو عالم ہے
کرم سے حق تعالیٰ کے ملا تمکو لقب یا غوث

پدر بھی سیدِ حسنی ہین مادر بھی حسینی ہین
تعالی اللہ ہے کیا آپکا حُسنِ نسب یا غوث

بحکمِ حقتعالےٰ اولیاء سابق و لاحق
قدم رکھتے ہین تیرا اپنے سر پر سب کے سب یا غوث

تری عاشق ہین مستِ بادۂ عرفانِ لاہوتی
زہے دولت ملے جسکو ترا جامِ طرب یا غوث

تجھے اپنی نیابت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے دی
جہان تیرا مسخر ہے عجم سے تا عرب یا غوث

مرا سب درد و غم اک دم کے دم مین دور ہوتا ہے
لیا کرتا ہون جذبِ دل سے بھی تیرا نام جب یا غوث

سپہر ہے تیرے اسیر ہے تسخیر ہے میری
مری مولا ترا کیا اسمِ اعظم ہے عجب یا غوث

تری چشمِ کرم سے ہے مظہرِ مہر و عطائے حق
خدائے منتقم کا قہر ہے تیرا غضب یا غوث

طفیلِ پنجتن میری مدد فرما کہ مٹ جاوے
مری عدا کا تیری حکم سے شور و شغب یا غوث

فقیرِ قادری عفی عنہ بھی ہے ترا اک عبدِ موروثی
کہ تھے تیرے غلامِ خاص میرے جد و اب یا غوث

التماس

مجھ سے عاجز سے ہو کیونکر تری مدحت یا غوث
فرش سے عرش تلک ہے تری رفعت یا غوث

دوشِ اقدس پہ ترے ہے قدمِ پاکِ نبی
حبذا کیا ہی ملی ہے تجھے عزت یا غوث

اپنی گردن پہ رکھا سب نے قدم کو تیرے
اولیا مین یہ بڑی ہے تری شوکت یا غوث

جتنے اقطاب ہین افراد ہین یا ہین ابدال
فیضِ حق سبکو ملا تیری بدولت یا غوث

اک اشارہ مین کئے سیکڑون مردے زندہ
تجھکو دی قادرِ مطلق نے وہ قدرت یا غوث

مست رہتے ہین مئے وصلِ نبی سے ہردم
جنکو ملتی ہے تری عشق کی لذت یاغوث

نارِ دوزخ تری اعدا کا مقر رہے مقر
ہے ولا تیری کلیدِ درِ جنت یاغوث

تو ہے مخدوم تری سارے ولی ہین خادم
کرتے رہتے ہین ملک بھی تری خدمت یاغوث

نائبِ رحمتِ عالم ہین جو عالم مین حضور
کیون نہون آپ سے سب طالبِ رحمت یاغوث

چاہتے ہین جسے کر دیتے ہین سلطانِ جہان
ہے فقیرون کی تری در کی یہ ہمت یاغوث

اہلِ دنیا سے فقیر آپکا مستغنی ہے
آستانہ ہے ترا مخزنِ نعمت یاغوث

الثاء

شاہِ مردان کے ہو تم نائب و وارث یاغوث
تجھکو سب کہتے ہین حسنین کا ثالث یاغوث

رعب سے نامِ مبارک کے تری عالم مین
کانپ جاتے ہین شیاطین و خبائث یاغوث

فضلِ قرآن کی ہوئی حکم سے تیری وہ کشاب
فلسفت کی تھی لکھے جسمین مباحث یاغوث

ہے یقین عزت و توقیر ہے حاصل ہو
دونون عالم مین تری مدح کی باعث یاغوث

تم جو امداد کو آجاؤ دمِ نزعِ فقیر
دور ہوجائین سب آفات و حوادث یاغوث

الجیم

کیا لکھون تیرے مدارج یاغوث
ہین وہ تحریر سے خارج یاغوث

تو وہ ہے شاہ کہ سکہ تیرا
سب سلاسل مین ہے رائج یاغوث

میٹ گئے نام سے تیری وہ مرض ۔ تھک گئے جس سے معالج یاغوث

کو ربنیا کے لئے اچھے مجذوم ۔ کھو دیا آپ نے فالج یاغوث

مجلس وعظ مین تیرے تائب ۔ ہوے رفاض وخوارج یاغوث

دوست عزت سے ہین ہون مخذول ۔ میرے سب حاسد و حاسج یاغوث

توشہنشاہ ہے مین تیرا فقیر
کر روا میرے حوائج یاغوث

الحا

شجر قلم ہوں فلک ہو دفتر لکہیں جو ہانکی فصیح یاغوث ۔ کہاں یہ ممکن کہ ایک ذرہ بیان ہو تیری مدیح یاغوث

جذام و فالج عمی کی باعث مریض بیٹا جو فضل کا تہا ۔ تمہارے فضل وکرم سے صحت مین وہ ہوا بالکل صحیح یاغوث

تری دعا خدا نے بدلا قضا کو ردیا کے ساتہ فوراً ۔ سفر وسیلہ ظفر کا ٹہرا ہوے مظفر نجیح یاغوث

تری کرامت کا کیا بیان ہو کہ دم مین زندہ سر و تن ہو ۔ تری غلاموں نے لب ہلا کر کئے مثال مسیح یاغوث

خوشی سے کہل کہل کے گل ہوں غنچے تو مست خوشبو سے بلبلیں ہون ۔ کبہی جو لائے صبا چمن سے تمہارے روضہ کی ریح یاغوث

جگر نبی کے ہین دونون حسن حسین اُن کے دل ہو حسین کی جان ۔ ہوے سارے عالم سے کیون نہ احسن تمہارا حسن ملیح یاغوث

نہ کیون کہین سب قدم ہے سر پر کہ آپ سردار اولیا ہین ۔ سب اہل دل انکو مانتے ہین ہے اسکا منکر وقیح یاغوث

خطر قیامت کا قبر کا غم تری مریدونکو کس لئے ہو ۔ کہ لاتخف انکے واسطے ہے تمہارا قول صریح یاغوث

دکہا کے جلوہ جلادو مجہکو کہ خنجر ہجر سے تمہارے
دل فقیر حزین ومضطر ہوا قتیل و ذبیح یاغوث

الخاء

ہوئی غم سے گو دلمیں سوراخ یاغوثؓ	مگر تو ہے ہر غم کا نسّاخ یاغوثؓ
بہارِ گلستانِ ایمان ہے تجھ سے	مزیّن شریعت کا ہے کاخ یاغوثؓ
نہالِ ولایت تری دم قدم سے	ہے شاداب کیا برگ کیا شاخ یاغوثؓ
ترے خرمنِ فیض سے خوشہ چین ہیں	تمامی سلاسل کے اشیاخ یاغوثؓ

تو ابرِ کرم ہے فقیرِ حزین کے
مٹادے گناہوں کے اوساخ یاغوثؓ

الدال

پھنسا ہوں دامِ تفکّر میں المدد یاغوثؓ	کہ بے سبب ہیں عدو در پئے حسد یاغوثؓ
نہ کیوں ہو سارے جہان پر تمہارا رعب و جلال	علی شیرِ خدا ہیں تمہارے جد یاغوثؓ
بیان ہو میری زبان سے کہاں یہ ممکن ہے	کہ فضل ہے ترا بے حد و بے عدد یاغوثؓ
ترے اشارہ سے تنوبار مستغیثوں کی	بلا ٹلی ہے قضا ہوگئی ہے رد یاغوثؓ
جلائے مردے کئے کور بارہا بینا	کرامتوں کی تری کچھ نہیں ہے حد یاغوثؓ
تو وہ حبیبِ خدا ہے کہ تیرا شمسِ کمال	رہیگا خلق میں تابندہ تا ابد یاغوثؓ
وہ عزّ و شان ہے تری ملتی ہے ولایت کی	ہر اک ولی کو تری حکم سے سند یاغوثؓ
نہ پہونچا پایۂ قدرِ کمال تک تیری	کسی ولی کا کبھی طائرِ خرد یاغوثؓ
شہا فقیر کو محشر میں بخشوا لینا	تمہارا بندہ ہے نیک یا کہ بد یاغوثؓ

اَلذَّالُ

تیرے اَحکام دو عالم میں ہیں نافذ یا غوث ۔۔۔ ہیں ولی در سے تری فیض کے آخذ یا غوث

تیرے مستان مئی عشق و محبت کو مدام ۔۔۔ تلخ ویسے کیف ہیں دنیا کے لذائذ یا غوث

حصر اوصاف کا تیرے نہیں ممکن ہرگز ۔۔۔ گو ہوں اشجار قلم برگ کو اغذ یا غوث

آپکا در ہے دو عالم کا ملاذ و ملجا ۔۔۔ ملتجی قطب ہیں افراد ہیں لائذ یا غوث

جب فقیر آپسے محشر میں کہے خذ بیدی
ہے یقین کوئی نہو سکا مواخذ یا غوث

اَلرَّاءُ

رسول اللہ کا ہے حسن تمپر جلوہ گر یا غوث ۔۔۔ علی کی جان ہو تم سبطین کے نور نظر یا غوث

سراسر تیری چہرہ سے تجلّی حق کی ظاہر ہے ۔۔۔ خجل ہیں تیرے روی پاک سے شمس و قمر یا غوث

قضا آئی ہوئی رد ہو گئی تیری غلاموں کی ۔۔۔ رکھا تھا یہہ تو جبہ میں تیرے حق نے اثر یا غوث

بس اپنے عشق میں اب مجھکو ایسا محو کر لیجے ۔۔۔ کہ تن کا ہوش ہو کچھہ اور نہ جان کی ہو خبر یا غوث

ترا ابر کرم گر آبیاری اپنی فرما دے ۔۔۔ ابھی آئے مری نخل تمنا میں ثمر یا غوث

مریدی لا تخف جب قول ہے تیرا مریدوں کو ۔۔۔ نہیں ہے فتنہ دوراں کا کچھہ خوف و خطر یا غوث

بلا لے اپنے خدمت میں پہر فضل رسول اللہ ۔۔۔ فقیر قادری کو مست پہر اب بدر یا غوث

شجرۂ طیّبہ قادریّہ

ترا عاشق ہے خود غفّار یا غوث ۔۔۔ جہاں ہو کیوں نہ تابعدار یا غوث

نبی نے خلعتِ تخصیص تجھکو
پنہایا ہے سرِ دربار یا غوثؒ

تجھے شیرِ خداؒ نے اولیا کا
کیا ہے قافلہ سالار یا غوثؒ

شہِ کرب و بلاؒ نے عشقِ حق کا
کیا تجھکو امانت دار یا غوثؒ

سکھائے حضرتِ سجادؒ نے ہیں
عبادت کے تجھے اطوار یا غوثؒ

کئے ہیں حضرتِ باقرؒ نے تلقین
طریقت کے تجھے اذکار یا غوثؒ

بتائے حضرتِ صادقؒ نے تجھکو
صفا و صدق کے کردار یا غوثؒ

ہیں حلمِ حضرتِ کاظمؒ کے ظاہر
ترے چہرہ پہ سب آثار یا غوثؒ

کئے حضرت رضاؒ نے تجھکو تعلیم
رضائے کبریا کے کار یا غوثؒ

تجھے معروفِ کرخیؒ نے پڑھائے
معارف کے سبھی اسفار یا غوثؒ

سریؒ نے سرِّ حق تجھکو بتا کر
بنایا محرمِ اسرار یا غوثؒ

کیا تجھکو جنیدؒ باصفا نے
جنود اللہ کا سردار یا غوثؒ

گلستانِ طریقت کا ہے تو شیر
بفیضِ شبلیؒ دیندار یا غوثؒ

کیا ہے عبدِ واحدؒ نے ترا جام
مئے توحید سے سرشار یا غوثؒ

کیا تفویض تجھکو بوالفرحؒ نے
بفرحت اپنا کاروبار یا غوثؒ

ہے تو ہی بحرِ حسن بوالحسنؒ کا
زمانہ میں درِ شہوار یا غوثؒ

عطا کی بوسعیدِؒ حق نما نے
سعادت کی تمہیں دستار یا غوثؒ

ہوئے عالم میں تیرے دم سے جاری
خدا کے فیض کے انہار یا غوثؒ

ترے ابرِ کرم سے باغِ دین کے
ہری ہین سر بسر اشجار یا غوث

دیا پھر آپ نے اپنے کرم سے
ہر اک کو حصّۂ مقدار یا غوث

بنایا عبدِ رزّاقِ ولی کو
امامِ زمرۂ اخیار یا غوث

دیا تو نے اونھین گنجینۂ رزق
جہان ہے اوس سے برخوردار یا غوث

کیا تو نے ابو صالح کو صالح
وہ عالی ہے تری سرکار یا غوث

کیا بو نصر کو نصرت سے منصور
مددہی تیری اونکی یار یا غوث

علو و عزتِ سیّد علی کا
تری رفعت سے ہے اظہار یا غوث

نمایان ہین رخِ موسیٰ سے یکسر
ترے اجلال کے انوار یا غوث

حسن کے حسن کی ہے تیرے منہ سے
جہان مین گرمیِ بازار یا غوث

نہالِ احمدِ جیلی ہے بیشک
کرم سے تیری پر اثمار یا غوث

بہاء الدین نے ایما سے تیرے
بنایا ہند کو گلزار یا غوث

ہے ابراہیم کا صدقہ سے تیرے
مقامِ قرب مین بار یا غوث

بھکاری کا مقامِ فقر مین سب
ہے تو ہی مونس و غمخوار یا غوث

ضیاء الدین کا تیری ضیا سے
عجب پرنور ہے گھربار یا غوث

جمالِ اولیا مین دیکھتے ہین
ترا جلوہ اولوالابصار یا غوث

ترے ہی رخ کے تھے سیّد محمد
جہان مین عندلیبِ زار یا غوث

کیا ہے سیّدِ احمد کو تو نے
رموزِ دین کا واقف کار یا غوث

ہے فضل اللہ کا باغ فضائل — تری ہی فضل سے پر بار یا غوث
تر[illegible] سے حضرت برکت اللہ — ہوی ہین خواجۂ احرار یا غوث
ہے شہ آل محمد — نبی کے فیض کے مختار یا غوث
سے تھی شاہ حمزہ — دکانِ عشق کے خمار یا غوث
حمد کو تہا ہر دم — کرم سے تیرے استظہار یا غوث
[illegible] شاہ عینِ حق کو — مجید و امجد ابرار یا غوث
عین الحق کو تو نے — شراب وصل سے سرشار یا غوث
[illegible]ض رسول اللہ بشبیک — نہ کیون ہوا وہ تیرا پیار یا غوث
[illegible] بیا بیدار ہی ہین جلوہ — کیا بخت اونکا کیا بیدار یا غوث
[illegible]راب عشق سے اپنی کیا مست — دکہا کر جلوۂ رخسار یا غوث
جو [illegible] کے فضل و مجد کا ہے — اوسے ہے آپ سے انکار یا غوث
بس اب صدقہ سے ان خاصان حق کے — بشادی سب عمر ہی افکار یا غوث
فقیر خستہ ہے بیمار تیرا — پلا دے شربت دیدار یا غوث
کرم کا منتظر حاضر ہے در پر — لگا دی اسکا بیڑا پار یا غوث

الزّاءُ

ہے ذات پاک تیری بیکس نواز یا غوث — مقبول ہو مرا بھی عجز و نیاز یا غوث
آئینۂ حقیقت ہے سینۂ منور — دونون جہان کے ہیں ظاہر ہین راز یا غوث

افراد میں ہوا کمل اقطاب میں ہو افضل
تم خیلِ اولیا میں ہو شاہباز یا غوث

نورِ حقیقتِ حق باطن میں میرے بھر دے
کر دور میرے دل سے زنگِ مجاز یا غوث

انکار سے قدم کے تیرے ہوے پریشان
قطبِ زماں نہ خواجہ گیسو دراز یا غوث

نادم ہوے وہ جس دم تب آپ نے کیا تھا
اپنے کرم سے انکو پھر سرفراز یا غوث

بیفکر و بیخطر ہے تیرا فقیر عف خستہ
تیرے کرم پہ اسکو ہر دم ہے ناز یا غوث

السّین

بھروسا ہے تمہارا مجھکو ہر دم ہر نفس یا غوث
کہ سب جن و بشر کے آپ ہیں فریاد رس یا غوث

تپتے پین ہے مضطر ہے طائرِ روحِ عاشق کا
ہے اسکو ہند پر آشوب اب مثلِ قفس یا غوث

رہِ بغداد میں شوقِ دلی ہے راہبر اپنا
صدائے آہ و نالہ عاشقوں کا ہے جرس یا غوث

الٰہی پھر وہ دن آئے کہ جھاڑوں اپنی پلکوں سے
بیابانِ رہِ بغداد کی خاشاک و خس یا غوث

نظر خیرہ ہے جسکی نور سے خورشیدِ انور کی
ترا ہے روضہ کا وہ پرنور روشن ہے کلس یا غوث

وجودِ پاک تھا تیرا وجودِ رحمتِ عالم
کبھی بیٹھی نہ تیرے جسمِ اطہر پر مگس یا غوث

فقیرِ عبدِ قادر قادری کو دین و دنیا میں
ولا ہے تیری کافی نامِ نامی تیرا بس یا غوث

الشّین

جو دل ہے مضطرب اور جانکو ہے ہر دم تپش یا غوث
ترے ہی جذبۂ الفت کی ہے ساری کشش یا غوث

ولی ہو جائین مشتاقِ جہان اور چور ہون ابدال
تری فضل و کرم کی گر ہوا دنی پرورش یا غوث

جسے چاہین ابھی وہ سلطنت دارین کی دیدین
یہ ادنی ہی فقیرون کی تری داد و دہش یا غوث

ہی اونکا لشکر عینِ صحو بیہوشی ہی ہشیاری
نرالی ہی تری مستانِ الفت کی روش یا غوث

دمِ افطارِ روزہ خوانِ نعمت غیب سے آیا
بمثالِ منّ و سلوی آگیا ہو ہر خورش یا غوث

کبھی ہی بھی درہم و دینار مین دنیا کی سب کھوٹ
ترا نقدِ محبت ہی مگر بے غلّ و غش یا غوث

فقیرِ قادری کو ہی بھروسہ آپکا کافی
نہین ہی بہشتی اعمال سے کوئی خلش یا غوث

اَلصَّادُ

تیری اوصاف و فضائل ہین مشخص یا غوث
اولیا مین ہی تری ذات مخصص یا غوث

جملہ اقطاب کے اوصاف کا مجموعہ ہے
تیری اک بابِ فضیلت کا ملخص یا غوث

اک اشارہ مین تری ہو گئے مردے زندہ
حکم سے اچھے ہوئے اکمہ و ابرص یا غوث

شربتِ وصل پلا مجھکو کہ فرقت مین تری
زندگی تلخ ہے اور عیش منغص یا غوث

شاملِ حال ہو امداد تمہاری جسدم
ہو فقیر آپکا دنیا سے مرخص یا غوث

بلاؤن سے کر میری تخلیص یا غوث
گناہون سے تطہیر و تمحیص یا غوث

نبی نے تمہین مجمعِ اولیا مین
پہنایا ہے ملبوسِ تخصیص یا غوث

وہ دشمن ہے حق کا نبی و علی کا
کرے جو کوئی تیری تنقیص یا غوث

کتب اولیا کی معارف کی تیرے
ہیں اک باب عرفان کی تلخیص یا غوث

ہے افضل سب اولیائے جہان پر
ہے ثابت بتصریح و تنصیص یا غوث

تمہاری اطاعت کی کی ہے نبی نے
اکابر کو ترغیب و تحریص یا غوث

فقیر پریشان کی امداد کرنا
جہان سے ہو جب وقت ترخیص یا غوث

الضاد

ملک عرفان کے ہو تم وارث و قابض یا غوث
ہیں حقیقت کے عیان تم پہ غوامض یا غوث

نام سے آپ کے ہو جاتی ہے اک دم میں شفا
سخت ہوں کیسی ہی امراض و عوارض یا غوث

سب سلاسل میں تری فیض کا دریا ہے روان
ہر جگہ تیری ہی انوار ہیں فائض یا غوث

خور ہے شرمندہ خجل ماہ ہے خیرہ انجم
دیکھکر آپ کا پر نور وہ عارض یا غوث

حکم حق لطف نبی سے ہے ترا افضل عیان
کسکو طاقت ہے کہ ہو تیرا معارض یا غوث

عرض ہے یہ کہ توجہ سے تری مجھکو کبھی
غم نہ لاحق ہو نہ ہو عارضہ عارض یا غوث

حکم صادر ہو ترا حسب تمنا ہی فقیر
پیش دربار میں جب ہوں یہ عرائض یا غوث

الطاء

حصول مطلب سے انکی دلکو نہ ہووے کیوں انبساط یا غوث
جو تیرے در پہ آ کے بیٹھے تری طلب کی بساط یا غوث

بلا کے اپنے حضور میں پھر پلا دی جام وصال مجھکو
تری جدائی میں بے مزہ ہے جہان کا عیش و نشاط یا غوث

قدم کو تیری ادب سی سر پر نیکوں کہیں سب ولی ٹہری | تری اطاعت تری محبت وصول رب کا مناط یا غوث
کریگا بے روک ٹوک داخل قصور جنت مین سبکو رضوان | تمہاری خدام در سے حاصل جسے کہ ہے ارتباط یا غوث

فقیر خستہ کو روز محشر خطر ہے کیا زلت قدم کا
کریگا تیری کرم سے وہ مین عبور راہ صراط یا غوث

الظاء

تیری سن سنکے وہ پر کیف موعظ یا غوث | مرحبا کہ ہین ملک جسے حج لا لفظ یا غوث
بالیقین آپ ہان اپنا جتا کر ہی کیا | حضرت شیر خدا نے تمہین واعظ یا غوث
مردی جیتے تہی اشارہ سے نگہہ کی تیری | تہی قضا تابع ایمای لحظ یا غوث
کانپتی تجہسے نکیون شاہ کہ تہی ذات تری | سرحد ملک شریعت کی محافظ یا غوث

مکر حسّاد سے ایمن ہی فقیر خستہ
نام ہے آپکا ہر حال مین حافظ یا غوث

العین

نہ عبادت ہی نہ کچھ زہد و تورّع یا غوث | پر کرم سے ہی تری مجھکو توقّع یا غوث
قطب ن یا ہون وہ افراد زمانہ تیری | خرمن فیض سے ہے سبکو تمتّع یا غوث
شیر مادر رمضان مین نہ پیا تم نے کبہی | تہا وہ طفلی مین عیان تیرا تشرّع یا غوث
اوج رفعت سے وہ گرتا ہی سدا پستی مین | تجہسے جو چاہتا ہی اپنا ترفّع یا غوث
کیسے کرتا ہی فقیر آپکے در پر زاری | اوسکا مقبول ہوا ب عجز و تضرّع یا غوث

ایضاً

بڑہا ہی سب اولیاء اللہ سی حق نی تمہاری شان رفیع یا غوث
تمہاری تابع ہین جن و انسان ملک تمہاری مطیع یا غوث

مشائخ ہر ایک سلسلہ کی ہین زیر دار سب تمہارے
کہ عام ہی تیرا سفرہ فیض و خوان نعمت وسیع یا غوث

کریم ہی تیرا جہانکو شامل امان کی ہی خلق تجہسی سائل
ہی سارے عالم کا آستانہ ترا ملاذ منیع یا غوث

ولی و مخدوم و شیخ و سید فقیر و درویش و خواجہ سلطان
غریب و منعم گدا و بادشہ ہین تیرہی اسما جمیع یا غوث

سیکہہ پاس تمہارا بتدا سی تمکو شریعت مصطفی کا ہر دم
پیا نہ روز و نہین دودہ دنکو کہ تہی ابہی تم رضیع یا غوث

ہوئی تہی شہر جگہہ جو دعوت گئی تم اک آن مین ہر اک جا
کرامتون کی ہی تیری حقا عجیب شان بدیع یا غوث

فقیر کا گو خطا ہی شیوہ گناہ کی ہو رہی ہے عادت
خطر ہی کیا پرسش عمل کا جو تو ہی اسکا شفیع یا غوث

الغین

شمیم سی ہی تری معطر سب اولیا کا دماغ یا غوث
شگفتہ ہی تیری دم قدم سی جہان مین عرفان کا باغ یا غوث

فیوض کا ہی کہیہ تیرے جلوہ کرم کا تیری یہ پرتوہ ہے
چمک رہا ہی جو سارے عالم مین اولیا کا چراغ یا غوث

مہ مبین کو تری جبین سی جو غور کیجے تو کیا ہی نسبت
کہ صاف آئینہ حق نما ہے کلف کا ہی اسمین داغ یا غوث

جہان کی سب اولیا ہی کامل نشہ سی ہین جسکی مست و بیخود
تمہاری صہبا وصل کا ہی خدا نما وہ ایاغ یا غوث

فقیر کی آرزو یہی ہی کہ مجہکو سب دوستونکو میری
تری کرم سی ہو وہ جہان مین نشاط و عیش و فراغ یا غوث

الفاء

عیاں ہی سارے عالم مین ترا عز و شرف یا غوث
جھکین سب اولیا کی گردنین تیری طرف یا غوث

وسیلہ سے تری ہی سلسلہ کو ہر جگہہ ہر دم
مدد پر ہین تمہین ہی شیر خدا شاہ نجف یا غوث

تمنا ہی رہین اخلاف ہی میری فدا تم پر
تمہارے ہی جیسے مست عشق تھے میرے سلف یا غوث

شراب عشق سے دے جان تازہ روح کو میری
عطا فرما دل و جانکو مری اپنا شغف یا غوث

مری احباب کی تیری حمایت ہو سپر ہر دم
عدو کا دل رہے تیر حوادث کا ہدف یا غوث

تری چہرہ کی ہے تشبیہ ناقص بدر کامل کو
سراسر نور ہے یہ اور وہ ہے پر کلف یا غوث

فقیر قادری بیخوف ہی اہل ضلالت سے
ترا فرمان عالی ہی مریدی لا تخف یا غوث

القاف

مثال شمس روشن تم پہ ہین چودہ طبق یا غوث
تمہین سب اولیا ہی ما سبق ہے پر سبق یا غوث

بفضل رب تمہین ہو غوث الاعظم سید الافراد
بجز تیرے نہین ہے کوئی اسکا مصدق یا غوث

دبستان ولایت مین تمہاری اسم اعظم کا
تمامی اولیاء اللہ پڑھتے ہین سبق یا غوث

تری اوصاف آسکتے نہین تحریر مین ہرگز
اگر ہفت آسمان ساتون زمین ہی ہون ورق یا غوث

حضوری سے تری پھر ہند پر آشوب مین پہونچا
یہی دن رات رہتا ہی مری دلکو قلق یا غوث

عطا ہو عزت و اقبال مجھکو دین و دنیا مین
بہ فضل رسول و بہر شاہ حسین حق یا غوث

فقیر قادری ہے گو سراسر معصیت لیکن
ترا بندہ ہی شاہد اسکا ہے رب الفلق یا غوث

الکاف العربی

عیاں تیری حکومت ہے زمیں سے تا فلک یا غوثؓ
تری دربار کے حضّار ہیں خیل ملک یا غوثؓ

ہوا سب اولیائے اوّلیں کا شمس پوشیدہ
رہیگی تا ابد بس شمس کی تیری چمک یا غوثؓ

جلا دیتے ہیں مُردوں کو تمہارے نام نامی سے
گدایانِ درِ اقدس نہیں ہیں اہلِ شک یا غوثؓ

بُری حالت ہے اب تو آپکے بیمارِ ہجراں کی
دکھا دو روئے انور کی خدارا اک جھلک یا غوثؓ

خزاں ہے سب بہارِ گلشنِ ہندوستاں مجھکو
جدائی میں تری ہر پھول ہے خار و خسک یا غوثؓ

بلائیں سر سے ٹلجاویں عدو پامال ہوجاویں
تمہاری لشکرِ غیبی کی گر ہو دے کمک یا غوثؓ

فقیرِ قادری کو بہر مشرف کر حضوری سے
رہے محروم پابوسی سے تیری کبتلک یا غوثؓ

الکاف الفارسی

تمامی اولیائے شان ہے تیری الگ یا غوثؓ
تری مہرِ ولایت سے درخشندہ ہے جگ یا غوثؓ

دلوں پر اولیائے نقش تیرا اسمِ اعظم ہے
تری ہی ذات ٹھہری خاتمِ عرفاں کا نگ یا غوثؓ

تصرّف سے تیرے ہوجاتے ہیں بدکار بھی صالح
کئے دم بھر میں عارف قافلہ کی تو نے ٹھگ یا غوثؓ

زباں ہے ہر بنِ مو تیری مدحت کے لئے میرا
محبت کا تری بھرتی ہے دم ہر ایک رگ یا غوثؓ

مجھے دنیا کے شیروں کی خطر کیا ہے شرارت کا
فقیرِ قادری درگاہ کا ہے تیری سگ یا غوثؓ

اللام

بُری ہین گرچہ میری جملہ افعال و عمل یا غوث
کرم سے تیرے پر ہر دم ہی امید و امل یا غوث

تمنا ہی کہ مرتے دم بھی دم بھر زبان ہو تیرا
زبان پر آپکا ہو نام جب آئے اجل یا غوث

سخاوت اور مروت مین تجھکو ملی ہے شاہ مردان سے
تری داد و دہش عالم مین ہے ضرب المثل یا غوث

پھنسا ہون دام غم مین سخت مشکل ہے کرم کیجے
بلا سر سے ٹلے راحت ملے مشکل ہو حل یا غوث

جو چاہون حسب خواہش دین و دنیا مین وہی پاؤن یا الٰہی
کبھی ہونے نہ پاوے کام مین میرے خلل یا غوث

تری گفتار شیرین جسنے سُن لی وہ بھلا سکے
شکر نا چیز ہے بیقدر ہے قند و عسل یا غوث

فقیر عاصی قادری کو ہے فقط کافی کرم تیرا
رہین حسّاد کو آمادہ جنگ و جدل یا غوث

المیم

مٹادی اپنی رحمت سے مرا ہی درد و غم یا غوث
کہ شامل ہے دو عالم کو ترا فضل و کرم یا غوث

تمامی اولیاء کہتے ہین اپنی اپنی گردن پر
خدا کے حکم سے ہر عصر مین تیرا قدم یا غوث

ترے عشاق کی نعلین پر ہو جان سے قربان تن
مری جان و جگر علم و ہنر دام و درم یا غوث

ہوا تم سا نہ ہوگا حشر تک کوئی ولی ہرگز
یہ فرماتے ہین اہل معرفت کھا کر قسم یا غوث

سمجھتے ہین سنگریزہ سے بھی بہتر در یکتا کو
گدا درگاہ کی تیری ہمہ ہین عالی ہمم یا غوث

سلاطین جہان کو فخر ہے جسکی گدائی کا
ترے دربان کا یہ منصب ہے یہ جاہ و حشم یا غوث

مین اُٹھتے بیٹھتے تیرا ہی ہر دم دم رہون بھرتا
زبان پر میری جاری نزع مین ہو دمبدم یا غوث

بدلوا دی برا ہو گر نوشتہ میری قسمت کا
ترے قابو مین فضل رب سے ہی لوح و قلم یا غوث

بچالے ہر بلا سے مجھکو اپنا فضل رکھ مجھ پر
مٹا دی حاسدوں کے جور اعدا کے ستم یا غوث

دکھا پھر کربلا کا نور اور بغداد کا جلوہ
نجف کا روضۂ اشرف مدینہ کا حرم یا غوث

فقیر قادری ہی اک تری درگاہ کا کتا
یہی کہتے ہین اسکو سب عرب سی تا عجم یا غوث

النون

امام اولیا ہی دہر ہو تم بالیقین یا غوث
تمہاری حکم محکم کے ہین سب زیر نگین یا غوث

تری ہی دم قدم سی جان تازہ آگئی دین مین
سوا تیری لقب کسکو ملا ہی محی دین یا غوث

ثری سی تا ثریا سب تری محکوم فرمان ہین
ملک خادم فلک تابع مسخر ہے زمین یا غوث

مشائخ قادری چشتی ہون یا وہ سہروردی ہون
ویا ہون نقشبندی سب ترے خوشہ چین یا غوث

قضا کا پھیر دینا تمکو آسان ہی کہ ٹہری تم
مکان کن فکان کے حکم خالق سے مکین یا غوث

فضیلت ہی یہہ تیری مجمع اہل ولایت مین
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کیا اپنا تجھے مسند نشین یا غوث

تمنا ہے کہ تیرے سنگ در کی جبہہ سائی سے
فقیر قادری کی پھر منور ہو جبین یا غوث

الواو

در حضور پہ بیٹھی ہین مجھسی سو یا غوث
لگائی تیری محبت کی لو مین کو یا غوث

کسی ولی کو خبر جسکی سیر کی نہ ملی
ترا سمند شرف ہی وہ تیز رو یا غوث

عیان خدا کی تجلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوہ کہے
بیان ہو کیا تری دربار کی جلو یا غوث

جہان ہے سب تمام عمر سون منت و احسان
ولی ہین ساری ولائتین گرد یا غوث

سدا فقیر کو حاصل ہو نعمت دارین
ملے جو آپ کے لنگر سے ایک جَو یا غوث

الھاء

وہ پُر ضیا ہین ترے ذرّہ ہای رہ یا غوث
خجل ہین جنکی تجلّی سے مہر و مہ یا غوث

ترا جمال ہے آئینہ جمال نبی
جلال حق ہے تری قہر کی نگہ یا غوث

تمہارا نام ہے بس حفظ ہر بلا کے لئے
غرض سپر سے نکچھ حاجت زرہ یا غوث

تری ہی لطف سے عقدہ مرا یہ حل ہو گا
پڑی ہے رشتہ امید مین گرہ یا غوث

بیان ہو کیا تری قدرت کا تو اگر چاہے
طلا ہو خاک نظر سے گدا ہو شہ یا غوث

ہو کیسے کوئی ولی تیری قرب سے آگاہ
کہ تیری خاص ہے مخدع مین جلوہ گہ یا غوث

امید ہے کہ کرم سے تری بغیر حساب
فقیر خستہ کی مغفور ہون گنہ یا غوث

الیاء

غمون سے اب مری حالت خراب ہے یا غوث
جگر ہے خستہ ہے دل ہے کباب ہے یا غوث

امام زمرۂ اقطاب سید الافراد
خدا کے فضل سے تیرا خطاب ہے یا غوث

تری ہی در سے ہوے فیضیاب جملہ ولی
ترا وہ باب ولایت مآب ہے یا غوث

ہمیشہ بہار ہے باغ کے ہو تم گل
تمہاری رخ پہ وہی آفتاب ہے یا غوث

شہِ رسل سے شہا تو نے تربیت پائی
تری مدد پہ شہ بوتراب ہے یا غوث

ہوئے ہیں مست جسے پیکے عاشقانِ نبی
ولا کا تیری وہ جامِ شراب ہے یا غوث

سوالِ قبر و حسابِ عمل کو تیرا نام
فقیرِ خستہ کا کافی جواب ہے یا غوث

خدا نے تمکو دیا جو کمال ہے یا غوث
بیان ہو مجھسے یہ بیشک محال ہے یا غوث

جنابِ ختمِ رسل شاہِ دو جہان کا عیان
تمہارے چہرہ پہ حسن و جمال ہے یا غوث

ڈرے نہ تجھسے جہان کیون کہ جلوہ گر تجھپر
جنابِ شیرِ خدا کا جلال ہے یا غوث

جہانمین جتنے ولی ہین ہر ایک کی گردن
ترے قدم کے تلے پائمال ہے یا غوث

شرابِ وصل پلا دے کہ اب ترا عاشق
تجھی سے طالبِ کاسِ وصال ہے یا غوث

کرے جو چاہے تو انکو ابدال ہر انکو ولی
ترا کرم ترا جود و نوال ہے یا غوث

رضا کا تیری طلبگار ہون دل و جان سے
نہ مجھکو خواہشِ مال و منال ہے یا غوث

جلا دے مُردے کرے آگ سرد و دریا خشک
وہ باشکوہ ترا استر و حال ہے یا غوث

کرم کرو کہ درِ پاک پر ادب سے کھڑا
فقیرِ قادری بہرِ سوال ہے یا غوث

نبی کو تیری ستایش پسند ہے یا غوث
علی کا تو خلفِ ارجمند ہے یا غوث

نبی علی کا جو چاہا ہے تو ذی آب و ہان
ہر ایک بات تری شکرِ قند ہے یا غوث

وہ شہسوارِ ولایت ہے تو کہ تیز قدم
ہر ایک ولی سے ترا ہی سمند ہے یا غوث

ترے تو ہی فیض میں تو جو ہستی تجھ پہ نثار ہیں سب
ہوا جو بس شہ نقشبند ہے یا غوثؓ

تری ہی قدم کے تلے ہیں سب اولیاء جہان
ترا وہ منصب عالی بلند ہی یا غوثؓ

جو کوئی تم سے توسل کرے تو پھر اسکو
بلا کا خوف نہ ہیم گزند ہے یا غوثؓ

نگاہ لطف و کرم کر طفیل فضل رسولؐ
کہ یہ فقیر ترا دردمند ہے یا غوثؓ

تمہارا نام حصار نبرد ہے یا غوثؓ
دوا ہی ہر مرض رنج و درد ہی یا غوثؓ

جلال ہے وہ عیاں تیری نام نامی سے
کہ جسکے آگے ہوئی آگ سرد ہی یا غوثؓ

تمہاری دوش پہ پای نبی ہے زیر قدم
تمہاری گردن ہر قطب فرد ہی یا غوثؓ

تری ہی باغ سے سلطان سہروردیؒ کو
ملا کرامت عرفان کا ورد ہی یا غوثؓ

نہ گرد آئے بلا اسکی جسکو چھو جائے
وہ آپکی در دولت کی گرد ہی یا غوثؓ

پیر ملائکہ ہوں فرش راہ اسکے لئے
تری دیار کا جو رہ نورد ہی یا غوثؓ

فقیر خستہ کو فرحت سے سرخرو کر دی
کہ فکر و رنج سے رخ اسکا زرد ہی یا غوثؓ

آپکے حکم میں ہی نیک سرشتی یا غوث
جنتی تمنے کہی لا کہوں کنشتی یا غوثؓ

بحر زخار سے نکلی تھی کئی سال کے بعد
حکم سے آپکے ڈوبی ہوئی کشتی یا غوثؓ

دوزخی ہے جو تری فضل کا منکر ہے شہا
متبع حکم کا ہی تیرے بہشتی یا غوثؓ

لطف سے تیری ہوئی والی و شاہنشہ ہند
قبلہ و کعبہ دین خواجہ چشتیؒ یا غوثؓ

نام سے آپکے امید یہ رکہتا ہے فقیر
میرے اعمال کی سب دے رہو رشتی یاغوث

اولیا پر ہے مسلم تری شاہی یاغوث
ہے عیاں سب پہ یہ تا ماہ زماہی یاغوث

اولیا کو بھی میسر نہوا عالم مین
تیری اوصاف کا ادراک کماہی یاغوث

فیض سے تیری ہی سلطان مشائخ ٹہری
سند مین حضرت محبوب الٰہی یاغوث

نور سے اپنی کرامت کے پئے فیض رسول
دور کر دل سے مرے زنگ و سیاہی یاغوث

اب ہے پہر دل کی تمنا کہ فقیر مضطر
سر کے بل ہو کے تری راہ مین راہی یاغوث

تمام خلق کا تو دستگیر ہے یاغوث
حبیب خاص خدا ہی قدیر ہے یاغوث

شہ رسل کے ہو نور نظر ہو تمسے
فروغ نسل جناب امیر ہے یاغوث

ہین اولیا جہان مستفید سب تمسے
لقب حضور کا پیران پیر ہے یاغوث

تمہین کو ملک ہے سر معرفت مین کتیا
خدا نے صاحب تاج و سریر ہے یاغوث

تمہاری خاک قدم پر ہزار جان سے نثار
گلاب صندل و مشک و عبیر ہے یاغوث

تمہین ہو فیض اقطاب و کمل افراد
کوئی ولی نہ تمہارا نظیر ہے یاغوث

یہ پاس شرع رضاعت مین تہا کہ [illegible]
پیا نہ آپنے مادر کا شیر ہے یاغوث

شراب عشق سے مخمور و مست ہے تیری
بہری ہے لطف ہی میرا ضمیر ہے یاغوث

عدو کے مکر سے کیا ڈر ہے مجہکو کہ تیرا نام
خدا کے فضل سے ہر دم نصیر ہے یاغوث

تری ہی کرم سے بھروسہ ہے قبر و محشر میں
نہ مجھکو کچھ بھی خطر دارو گیر ہے یا غوثؓ

نگاہ فضل و کرم سے کیجئے اِس عاجز پر
تمہارے ہی در کا یہ ادنیٰ فقیر ہے یا غوثؓ

تری ہی فیض کے محتاج ہیں سارے ولی یا غوثؓ
دیا کیا حقتعالیٰ نے تجھے ہو فضلِ جلی یا غوثؓ

مصیبت میں کسی نے استغاثہ جب کیا تجھ سے
قضائے بد ہوئی رد اور بلا سر سے ٹلی یا غوثؓ

نسیمِ فیض سے تیری ہی گلزارِ ولایت میں
شجر سرسبز ہیں خندان ہیں گُل تازہ کلی یا غوثؓ

بیان کیا دردِ ہجران کی ہو کیفیت کہ سب تجھ سے
عیان ہے بیقراری جان کی دل کی بیکلی یا غوثؓ

زمین سے آسمان تک نیک و بد سب حالِ عالم کا
مثالِ آئنہ دلپر ہے تیری منجلی یا غوثؓ

تری گفتارِ شیرین میں ہے لذت شہدِ خالص کی
مزے میں ہے تری ہر بات مصری کی ڈلی یا غوثؓ

تری ہی گیسوئے مشکین کی خوشبو سے معطر ہے
مثالِ روضۂ رضوان جہاں کی ہر گلی یا غوثؓ

تمنا ہے مری مقصد کی ڈالی باغِ عالم میں
تری افضال سے ہر دم رہے پھولی پھلی یا غوثؓ

کھلایا غنچۂ دل دے کے شفا بیمارِ ہجران کو
ہوئی جانفزا بغداد کی جب دم چلی یا غوثؓ

پیئیے گا شربتِ وصلِ نبی گلزارِ جنت میں
تمہارے عشق کی آتش سے جان جسکی جلی یا غوثؓ

قطعہ تاریخ

فقیر قادری کی ہے تمنا مرتے دم بھی ہو
زبان پر میری جاری یا محمدؐ یا علیؓ یا غوثؓ

از مولف

فقیر قادری بردہ ہے شاہنشاہ جیلان کا
شہنشاہ رُسل کا اُمتی بندہ ہے رحمان کا

نہ عالم ہے نہ شاعر ہے نہ صوفی ہے نہ زاہد ہے
مگر خادم ہے دل سے اہلِ علم و اہلِ عرفان کا